بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلياً

(۱)۔۔۔ صورت مسؤلہ میں والد صاحب کی حج سے واپسی پر آپ کا رشتہ داروں کی دعوت کرنا شرعاً لازم نہیں ہے، لہذا اس دعوت کے لئے دباؤ ڈالنا درست نہیں، البتہ اگر دعوت کو ضروری نہ سمجھا جائے محض شکرانے کے طور پر خوش دلی سے حسبِ توفیق کچھ قریبی لوگوں کی دعوت کردی جائے تو اس کی گنجائش ہے۔

(۲)۔۔۔ والد صاحب کے حج پر جاتے ہوئے ان کو ائیر پورٹ چھوڑنا اور واپسی پر ان کو ائیر پورٹ سے واپس لانا جائز ہے، کیونکہ حاجی جب تک اپنے گھر نہ آجائے اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں، اس لئے اگر لوگ دعا لینے کیلئے اور حاجی کے استقبال لئے جائیں تو شرعاً اس میں کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ اس میں شرعی لحاظ سے کوئی خرابی نہ ہو مثلاً یہ کہ اس میں مردوں اور عورتوں کا اختلاط نہ پایا جائے، اور اس عمل کو ضروری نہ سمجھا جائے۔

عمدة القاري شرح صحيح البخاري (15 / 10):

كل ما فيه ظهور الإسلام وأهله ليسر المسلمين بإعلاء الدين ويبتهلوا إلى الله تعالى **بالشكر على ما وهبهم من نعمه ومن عليهم من إحسانه**، فقد أمر الله تعالى عبادة بالشكر ووعدهم المزيد بقوله: {لئن شكرتم لأزيدنكم} (إبراهيم: 7)..

واللہ اعلم بالصواب

محمد افنان عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۲ ذوالحجہ ۱۴۳۳ھ

۸ نومبر ۲۰۱۲ء

الجواب صحیح

۲۲-۱۲-۱۴۳۳ھ

الجواب صحیح

محمد عبدالمنان عفی عنہ

۲۲-۱۲-۱۴۳۳ھ

الجواب صحیح

اصغر علی ربانی

۲۳ ذوالحجہ ۱۴۳۳ھ

نائب مفتی جامعہ دار العلوم کراچی

دار الافتاء

فتویٰ نمبر ۱۴۸۴/۶۹

مورخہ ۲۳-۱۲-۳۳

۱۰-۱۱-۱۲

جامعہ دار العلوم کراچی